نماز تراویح کے مختصر احکام

ترتیب: عبد اللہ محسن الصاہود

ترجمہ: عبد الرحمن فیض اللہ
الوجہ دعوہ سنٹر

مراجعہ: بدر الزمان عاشق علی
أبوظبي

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

نماز تراویح کے احکام

سوال/۱: نماز تراویح کی ابتداء کیسے ہوئی؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز تراویح اللہ کی قربت کا ذریعہ اور ایک عظیم عبادت ہے۔

۱: رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ساتھ چند راتیں تراویح پڑھیں، پھر اس اندیشہ سے کہ یہ فرض نا کر دی جائے، اسے جماعت سے پڑھنا چھوڑ دیا اور صحابہ کو گھروں میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔

۲: جب اللہ کے رسول ﷺ کی وفات ہو گئی اور خلافت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر کو ملی تو انہوں نے دیکھا کہ لوگ علاحدہ علاحدہ تراویح کی نماز پڑھ رہے ہیں، کوئی اکیلے، کوئی دو آدمیوں کے ساتھ کوئی اور زیادہ لوگوں کے ساتھ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا کیوں نا سب کو ایک امام کے ساتھ اکٹھا کر دیا جائے، چنانچہ اُبَی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں سب کو جمع کر دیا اور لوگ جماعت سے تراویح کی نماز پڑھنے لگے، ان عظیم راتوں میں مسلمانوں کو خیر پر جمع کرنے اور انہیں کتاب اللہ سنانے میں وعظ و نصیحت اور بہت سارے مفادات ہیں۔ مجموع فتاویٰ الشيخ ابن باز (11/318 -319)

سوال/۲: نماز تراویح کا کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح کی نماز سنت ہے۔ مجموع فتاویٰ الشيخ ابن عثيمين (14/ 187)

تراویح رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، صحابہ کرام کا اس پر عمل رہا ہے، اور انہیں کے ذریعہ تواتر کے ساتھ امت تک پہنچی ہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جماعت کا اہتمام سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا، تراویح کی مشروعیت کا منکر اہل بدعت روافض کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اللجنة الدائمة (7/ 194)

سوال/۳: کیا تراویح کی نماز میں ایک دعاءِ استفتاح پر اکتفاء کرنا جائز ہے؟

جواب: تراویح کے ہر سلام (ہر پہلی رکعت) میں دعاء استفتاح پڑھنا مستحب ہے کیونکہ ہر سلام (دو دو رکعت جو ایک سلام سے پڑھی جاتی ہے) مستقل نماز ہے۔ اللجنة الدائمة (77/6)

سوال/۴: مکمل یا کچھ نماز تراویح وتر کے ساتھ ایک سلام سے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنے سے نماز ہی نہیں ہوگی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: "رات کی نماز دو دو رکعت ہے" یعنی ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 203)

سوال/۵: کیا تراویح کی نماز ایک سلام سے چار رکعت پڑھنا جائز ہے؟

جواب: تراویح کی نماز دو دو رکعت پڑھی جائے گی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے آپ ﷺ نے رات کی نماز کے متعلق سوال کرنے والے سے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھ اور جب صبح قریب ہونے لگے تو ایک رکعت پڑھ لے۔ یہ ایک رکعت، ساری نماز کو طاق بنادے گی۔ اللجنة الدائمة (7/ 200)

سوال/۶: کیا تراویح کی جماعت چھوٹ جانے کے بعد اکیلے پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللجنة الدائمة (7/ 201)

سوال/۷: کیا گھر میں تراویح کی نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: گھر میں تراویح کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ نفلی نماز ہے، لیکن نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے۔ اللجنة الدائمة (7/ 202)

سوال/۸: کیا تراویح کی نماز میں تیزی (جلدی جلدی) سے قرأت کرنا باعث اجر ہے؟

جواب: اگر تیزی ایسی ہو جو قرآن کے معنی کو متاثر نا کرتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن ترتیل سے (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھنا زیادہ افضل ہے۔اللجنة الدائمة (7/ 198)

سوال/۹: نماز تراویح یا قیام اللیل جب شروع ہوتی ہے تو بعض لوگ نماز میں شامل نہیں ہوتے ہیں بلکہ امام کے رکوع کرنے کا انتظار کرتے ہیں اور جب امام رکوع کرتا ہے تو نماز میں شامل ہو جاتے ہیں کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: کسی شخص کا امام کے ساتھ داخل ہونے میں اس وقت تک تاخیر کرنا کہ امام رکوع میں چلا جائے یہ مناسب رویہ نہیں ہے۔ لیکن میں تذبذب میں ہوں کہ کیا اس کی یہ رکعت صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس نے جان بوجھ کے تاخیر کی ہے جس کی وجہ سے وہ سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھ سکا اور سورۃ الفاتحہ پڑھنا نماز کا رکن ہے جو امام سے ساقط ہے نا مقتدی اور منفرد سے چنانچہ آدمی کا اس وقت تک انتظار کرنا کہ امام رکوع میں چلا جائے پھر نماز میں شامل ہو اور امام کے ساتھ رکوع کرے بلا شبہ یہ غلط ہے، اور اس کی نماز خطرے میں ہے یا کم از کم وہ رکعت خطرے میں ہے کہ آیا اسے وہ رکعت ملی یا نہیں۔مجموع فتاوىٰ الشیخ ابن عثیمین (13/ 10)

سوال/۱۰: امام بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: ۱: امام بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو یاد آتے ہی فورا بیٹھنا واجب ہے چاہے قرآت سے پہلے یاد آجائے یا بعد میں حتی کہ رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آجائے تو بھی واجب ہے کہ فورا بیٹھے، تشہد اور اس کے بعد کی دعائیں پڑھے اور سلام کے بعد دو سجدۂ سہو کرے۔

۲: اور اگر جان بوجھ کر تیسری پھر چوتھی رکعت مکمل کرلے تو نبی ﷺ کے فرمان: "رات کی نماز، دو دو کرکے ہے" کی خلاف ورزی کی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔مجموع الفتاوىٰ (13/ 408)

سوال/۱۱: حدیث میں آیا ہے کہ "ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتی" پھر جو تراویح کے بعد قیام کرنا چاہے وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی شخص پہلے امام کے ساتھ تراویح پڑھتے ہوئے اسی کے ساتھ وتر بھی پڑھ رہا ہو اور اس کی یہ نیت ہو کہ دوسرے امام کے ساتھ بھی نمازیں پڑھے گا تو اسے چاہئے کہ وتر کو جفت کر لے یعنی جب امام وتر کی نماز کا سلام پھیرے تو وہ شخص اٹھے اور مزید ایک رکعت پڑھ لے اس طرح اس کی نماز جفت ہو جائے گی اور وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھ سکتا ہے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 125)

سوال/۱۲: گاؤں میں صرف تین ہی لوگ رہتے ہوں تو کیا ان کے لئے تراویح کی نماز مشروع ہے؟

جواب: ہاں اگر کسی کے آس پاس مسجد نا ہو جہاں تراویح کی نماز جماعت سے پڑھ سکیں تو ان کے لئے جائز ہے کہ تراویح کی نماز پڑھیں چاہے دو آدمی ہوں تین ہوں چار ہوں یہاں تک کہ اکیلا ہو تو بھی اس کے لئے جائز ہے کہ تراویح کی نماز پڑھے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 209)

سوال/۱۳: اگر کوئی شخص امام کے ساتھ وتر پڑھے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُٹھ کر مزید ایک رکعت اس نیت سے پڑھ کر اسے جفت کر لے کہ وتر رات کے آخری پہر پڑھے گا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس نے امام کے ساتھ پڑھی وتر کو مزید ایک رکعت پڑھ کے جو جفت کر لیا تاکہ رات کے آخری پہر وتر کی نماز ادا کرے تو اس نے اچھا کیا۔اللجنة الدائمة (7/ 207)

سوال/۱۴: ایک شخص رمضان کے مہینہ میں مسجد آیا دیکھا لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اس نے سمجھا لوگ تراویح کی نماز پڑھ رہے ہیں چنانچہ وہ اکیلے عشاء کی نماز پڑھنے لگا، نماز ہی کے دوران اسے معلوم ہوا کہ وہ لوگ تراویح نہیں عشاء ہی پڑھ رہے ہیں اب وہ کیا کرے؟

جواب: اپنی نماز توڑ کر امام کے ساتھ شامل ہو جائے، کیونکہ جب تک کوئی عذر نا ہو جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے، اور اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ اللجنة الدائمة (7/ 420)

سوال/۱۵: جس آدمی کی تراویح کی پہلی رکعت چھوٹ گئی تو کیا اسے امام کے ساتھ سلام پھیر دینا چاہیے یا وہ رکعت پڑھنی چاہیے جو اس سے چھوٹ گئی ہے؟

جواب: جس کی امام کے ساتھ نماز تراویح کی ایک رکعت چھوٹ جائے تو ضروری ہے کہ امام کے سلام کے بعد اس کی قضاء کرے۔ اللجنة الدائمة (92/6)

سوال/۱۶: اگر کسی نے عذر شرعی کی بنا پر مغرب کے ساتھ عشاء جمع کر لیا ہو تو اس کے فوراً بعد تراویح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے عذر شرعی کی بنا پر عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھ لیا ہے تو اس کے فوراً بعد تراویح کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ اللجنة الدائمة (80/6)

خواتین کے لئے تراویح کی نماز

سوال/۱۷: کیا عورت کے لئے نماز تراویح مشروع ہے اور کیا عورت کو ایام حیض کی تراویح کی قضاء کرنی ہو گی؟

جواب: الف: ہاں عورتوں کے لئے نماز تراویح مشروع ہے، خواہ گھر میں پڑھیں یا مسجد میں۔

ب: ایام حیض کی تراویح کی قضاء نہیں ہے، کیونکہ ایام حیض میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی سرے سے قضاء ہی نہیں خواہ فرض نماز ہو یا نفل۔ مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (14/ 209)

عورت کی نماز مسجد کے مقابلے گھر میں پڑھنا زیادہ افضل ہے، چاہے فرض نماز ہو یا تراویح وغیرہ جیسی کوئی نفلی نماز۔ اللجنة الدائمة (7/ 201)

مسافر کے لئے تراویح کی نماز

سوال/۱۸: اگر سفر میں ہم چند لوگ رہیں تو کیا (فرض) نماز قصر کرتے ہوئے تراویح کی نماز بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں آپ لوگ تراویح، قیام اللیل اور چاشت وغیرہ کی نوافل نمازیں پڑھ سکتے ہیں، لیکن ظہر، مغرب اور عشاء کی سنت مؤکدہ نہیں پڑھنی ہے۔ مجموع فتاوىٰ الشيخ ابن عثيمين (14/ 240)

سوال/۱۹: مکہ میں موجود شخص کے لئے کیا افضل ہے نماز تراویح یا طواف کعبہ؟

جواب: ہم کہتے ہیں کہ تراویح پڑھنا افضل ہے، کیوں کہ نماز تراویح چھوڑ کر طواف کیا تو نماز تراویح کی جماعت چھوٹ جائے گی، جہاں تک طواف کا تعلق ہے تو اس کا وقت ختم نہیں ہوتا ہے۔ مجموع فتاوىٰ الشيخ ابن عثيمين (14/ 226)

سوال/۲۰: اہل جدہ کے لئے مکہ مکرمہ میں جاکر نماز تراویح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ۱: مسجد حرام میں تراویح کے لیے جانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مسجد حرام ان جگہوں میں سے ایک ہے جن کی طرف سفر کرنا جائز ہے۔

۲: لیکن اگر کوئی شخص ملازم یا مسجد کا امام ہو تو اس کے لئے ملازمت چھوڑ کر جانا درست نہیں ہے، کیونکہ مسجد حرام میں نماز پڑھنا سنت ہے، اور پیشہ وارانہ ذمہ داری ادا کرنا فرض ہے اور سنت ادا کرنے کے لیے فرض کو چھوڑنا جائز نہیں۔ مجموع فتاوىٰ الشيخ ابن عثيمين (14/ 241)

نمازتراویح کی رکعتیں

سوال/۲۱: نماز تراویح کی کل کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: الف: احادیث رسول ﷺ کے مطابق رات کی نماز میں وسعت ہے اس کی رکعتیں متعین نہیں، سنت کا طریقہ یہ ہے کہ دو دو رکعت پڑھی جائے اور ہر دو رکعت پہ سلام پھیرا جائے۔

ب: نبی کریم ﷺ کے عمل سے گیارہ یا تیرہ رکعتیں پڑھنا ثابت ہے، گیارہ رکعت پڑھنا افضل ہے، اور اگر تیرہ پڑھ لیا جائے تو بھی درست ہے سنت سے ثابت ہے، یہ تعداد عوام الناس اور ائمہ مساجد دونوں کے لئے مناسب ہے کیونکہ اس سے بلا عجلت میں پڑے رکوع سجود اور تلاوت میں خشوع خضوع برقرار رکھنا نیز ترتیل اور تدبر کے ساتھ تلاوت کرنا آسان ہوتا ہے۔

ج: ویسے اس معاملہ میں وسعت ہے چنانچہ اگر کوئی تیئیس (۲۳) رکعت پڑھ لے جیسا کہ حضرت عمر اور دیگر صحابہ نے رمضان کی چند راتوں میں کیا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/320- 322)

الف: گیارہ رکعت، اور تیرہ پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

ب: تیرا سے بھی زیادہ پڑھ لیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، معلوم ہو کہ تراویح کی رکعت اور اس جیسی دوسری چیزوں میں جو اختلاف ہے جس میں اجتہاد ممکن ہے وہ چیزیں اختلاف اور انتشار کا سبب نہیں بنی چاہیے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 187)

سوال/۲۲: کیا امام کے لئے رکعات کی تعداد میں فرق کرنا (کبھی گیارہ کبھی تیرہ کبھی اس سے زیادہ پڑھنا) بہتر ہے یا ہمیشہ گیارہ رکعت پڑھنا بہتر ہے؟

جواب: میرے خیال سے اس میں کوئی حرج نہیں اگر کسی رات گیارہ کسی رات تیرہ رکعت پڑھے یا اس سے بھی زیادہ پڑھ لے کوئی حرج نہیں رات کی نماز میں وسعت ہے لیکن اگر سنت قائم کرنے اور لوگوں

کو اس کی نماز جاننے کے لیے اسے گیارہ تک محدود کر دے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ بھول گیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 327)

سوال/۲۳: اگر کوئی شخص تراویح کی صرف آخری تین رکعت امام کے ساتھ پڑھے تو کیا اسے قیام اللیل کا ثواب ملے گا؟

جواب: یہ قیام اللیل شمار نہیں ہوگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انسان جب امام کے ساتھ قیام کرتا ہے اور اس کے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے" اور یہ امام کے ساتھ قیام نہیں کیا۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 243-244)

سوال/۲۴: اگر میں ایسے امام کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھوں جو تیئیس رکعت پڑھ رہا ہو اور میں تیرہ رکعت پڑھ کے بس کر دوں تو کیا میرا یہ عمل سنت کے موافق ہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ امام کے ساتھ مکمل نماز پڑھی جائے چاہے امام تیئیس رکعت ہی کیوں نا پڑھ رہا ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان جب امام کے ساتھ قیام کرتا ہے اور فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اس کے لئے پوری رات کا قیام شمار کیا جاتا ہے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 325)

سوال/۲۵: کچھ لوگ سنت کی حفاظت اور گیارہ رکعات سے زیادہ نہ ہونے کے بہانے صرف قیام اللیل میں (جو رات کے آخری پہر پڑھی جاتی ہے خصوصاً آخری عشرہ میں) شرکت کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: میرے خیال سے دونوں میں سے کسی ایک پر پابندی کر لے تو رسول اللہ ﷺ کے اس قول میں شامل ہوگا کہ انسان جب امام کے ساتھ قیام کرتا ہے اور فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اس کے لئے پوری رات کا قیام شمار کیا جاتا ہے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 190)

سوال/۲۶: بعض لوگ امام کے ساتھ گیارہ رکعت پڑھ کر الگ ہو جاتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: گیارہ رکعات سے زیادہ تراویح پڑھانے والے امام سے الگ ہونے کا یہ عمل سنت کے منافی، اجر وثواب سے محرومی کا باعث نیز اسلاف کے عمل کے خلاف ہے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 205)

سوال/۲۷: اگر کوئی شخص ایسے امام کے پیچھے تراویح پڑھ رہا ہے جو گیارہ رکعت سے زیادہ پڑھے تو کیا امام کی موافقت کرے یا گیارہ رکعت پڑھ کے الگ ہو جائے؟

جواب: امام کی موافقت کرنا سنت ہے کیونکہ اگر وہ امام کی نماز مکمل کرنے سے پہلے الگ ہو جائے تو اسے قیام اللیل کا ثواب نہیں ملے گا۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 200)

عشاء اور تراویح کی نماز

سوال/۲۸: کیا امام کے لئے تراویح کی نماز شروع کرنا جائز ہے حالانکہ وہیں کچھ لوگ دوسری جماعت سے عشاء کی نماز پڑھ رہے ہیں؟

جواب: کوئی حرج نہیں ہے امام عشاء کی نماز اور سنت سے فارغ ہو کر تراویح کی نماز شروع کر سکتا ہے گرچہ وہاں دوسری جماعت سے لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔اللجنة الدائمة (80/6)

سوال/۲۹: کچھ لوگ مسجد میں آئے اور امام تراویح کی نماز پڑھا رہا ہے، تو کیا وہ لوگ عشاء کی نماز الگ پڑھیں گے یا عشاء کی نیت سے امام کے ساتھ شامل ہو جائیں گے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُٹھ کر اپنی نماز مکمل کر لیں گے؟

جواب: اختلاف سے بچتے ہوئے اپنی الگ جماعت بنا کر عشاء پڑھنا ان کے لئے بہتر ہے، لیکن اگر امام کے ساتھ تراویح کی جماعت میں عشاء کی نیت سے شامل ہو جائیں تو بھی ان کی نماز درست ہو گی، اور علماء کے راجح قول کے مطابق انہیں جماعت کا اجر بھی مل جائے گا۔ اللجنة الدائمة (7/ 402)

سوال/۳۰: وہ شخص کیا کرے جو عشاء کے بعد مسجد آئے جبکہ عشاء کی نماز ختم ہو چکی ہے اور امام تراویح کی نماز پڑھا رہا ہو؟

جواب: اس کے لئے تراویح پڑھنے والوں کے ساتھ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھنی جائز ہے، جب امام سلام پھیر دے تو عشاء پڑھنے والا اٹھے اور اپنی نماز مکمل کر لے۔ اللجنة الدائمة (7/ 402)

سوال/۳۱: نماز تراویح عشاء کی نیت سے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: علماء کے صحیح قول کے مطابق تراویح پڑھنے والوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُٹھ کر نماز مکمل کرنی ہو گی۔ مجموع فتاویٰ الشيخ ابن باز (12/ 181)

سوال/۳۲: اس کی نماز کا کیا حکم ہے جس نے تراویح پڑھنے والے کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی؟

جواب: تراویح پڑھنے والے کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مجموع فتاویٰ الشيخ ابن عثيمين (12/ 444)

امام کا تراویح کی نماز پہ اجرت لینا

سوال/۳۳: امام کا تراویح کی نماز کے لئے اجرت مقرر کرنے کا کیا حکم ہے، خصوصاً جب دور دراز کے علاقوں میں نماز تراویح پڑھانے جائے؟

جواب:۱: اجرت مقرر کرنا مناسب نہیں ہے، اسلاف کی ایک جماعت نے اسے ناپسند کیا ہے، ہاں اگر بلا مقرر کئے ہوئے لوگ امام کی مدد کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲: جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو نماز صحیح ہو گی اس میں کوئی حرج نہیں اِن شاءاللہ خواہ اس کی اجرت متعین کر دیں کیونکہ اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے، لیکن اجرت متعین کرنا مناسب نہیں بلا شرط لوگ امام کی مدد کریں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 352)

تراویح کی نماز میں کمزور اور بوڑھے لوگ

سوال/۳۴: کیا امام کو نماز تراویح میں کمزور اور بوڑھے لوگوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: یہ (کمزور اور بوڑھے لوگوں کا خیال رکھنا) تراویح اور فرض، تمام نمازوں میں ضروری ہے۔
مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 336)

سوال/۳۵: نماز کو لمبی کرنے کا کیا قاعدہ ہے جیسا کہ بعض لوگ نماز لمبی کرنے کی شکایت کرتے ہیں؟

جواب: اکثریت اور کمزوروں کا لحاظ کیا جائے گا، اگر اکثر لوگ چاہتے ہیں کہ نماز کچھ لمبی کی جائے اور ان میں کوئی کمزور، بیمار یا بوڑھا نہیں تو نماز لمبی کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہاں اگر ان میں کوئی کمزور، بیمار یا بوڑھا شخص ہے تو امام کو ان کی مصلحت کا خیال رکھنا چاہیئے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 337)

ایسی مساجد کی تلاش کرنا جس کا امام اچھی آواز والا ہو

سوال/۳۶: تراویح کی نماز کے لئے ایسی مسجد کی تلاش کرنے کا کیا حکم ہے جس کا امام اچھی آواز والا ہو تاکہ نماز خشوع خضوع اور حضور قلب کے ساتھ پڑھی جا سکے؟

جواب: اگر نماز میں خشوع خضوع پیدا کرنا سکون اور اطمینان قلب حاصل کرنا مقصود ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ہر آواز سکون بخش نہیں ہوتی، چنانچہ اچھی آواز کی بنیاد پہ کسی مسجد میں جانا اور مقصد

نماز میں خشوع خضوع حاصل کرنا مطلوب ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ مستحسن اور لائق اجر و ثواب عمل ہے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 328)

امام کا نماز میں کچھ آیتیں بار بار دہرانا

سوال/۳۷: امام کے لئے بعض رحمت اور عذاب کی آیتوں کو نماز میں بار بار دہرانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ۱: اگر لوگوں کو ان آیات میں غور و فکر کرنے عاجزی کرنے اور فائدہ اٹھانے پر ابھارنا مقصود ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، ہاں اگر تکرار سے پریشانی نظر آئے اور رونے کی پریشان کن آوازیں آتی ہوں تو بہتر ہے کہ آیتیں بار بار نا دہرائے تاکہ کوئی تشویش پیدا نا ہو۔

۲: اگر آیت بار بار دہرانے سے خشوع خضوع اور نماز کی طرف رغبت حاصل ہو تو بہتر ہے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/343- 344)

تراویح کی ذمہ داری دوسرے امام کو سونپنا

سوال/۳۸: رمضان المبارک کے آخر میں عمرہ کی غرض سے قرآن ختم کرنے کے بعد نماز کی ذمہ داری دوسرے لوگوں کو سونپنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ۱: میرے خیال سے اس معاملے میں وسعت ہے، خاص طور سے اگر کوئی اچھا نائب میسر ہو جس کی قرآت اور نماز امام کی طرح یا اس سے بہتر ہو، اس معاملہ میں بہت وسعت ہے، بہر کیف اگر وہ ان کے لیے اچھی آواز اور اچھی قرآت والا صالح امام چن لے تو کوئی حرج نہیں۔

۲: ہاں اگر امام عمرہ کی غرض سے نماز اور ختم قرآن میں جلد بازی اختیار کرے تو مناسب نہیں، بلکہ امام کو چاہیئے کہ پر سکون اور خشوع خضوع والی نماز پڑھائے، ایسی قرآت کرے جو مقتدیوں کے لئے باعث

مشقت نا ہو، گرچہ عمرہ نا کرسکے یا قرآن نا ختم ہو کیونکہ اس میں ان لوگوں کے لئے خیر و بھلائی ہے جو اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ مجموع فتاوىٰ الشيخ ابن باز (11/ 362)

امام کا ہاتھ میں قرآن لئے رہنا

سوال/۳۹: امام کا نماز میں قرآن مجید اٹھائے رہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: صحیح بات یہ ہے کہ مصحف سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگر امام حافظ نا ہو یا اس کا حافظہ کمزور ہو اور اس کا مصحف سے پڑھنا اس کے لیے اور لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو تو کوئی حرج نہیں۔ مجموع فتاوىٰ الشيخ ابن باز (11/339- 340)

اگر امام حافظ نہ ہو تو نماز تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ سلف کی ایک جماعت سے ثابت ہے۔ اللجنة الدائمة (87/6)

مقتدی کا ہاتھ میں قرآن لئے رہنا

سوال/۴۰: مقتدی کا نماز میں قرآن مجید اٹھائے رہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: الف: میرے علم میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے، بظاہر مقتدی کو چاہئے کہ خشوع خضوع سے نماز پڑھے اور ہاتھ میں قرآن نا اٹھائے بلکہ وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی یا کلائی پر رکھ کر انہیں اپنے سینے پر رکھ لے، یہ زیادہ افضل اور بہتر ہے۔

ب: ہاں اگر کوئی ایک شخص قرآن لئے رہے تاکہ بوقت ضرورت امام کو لقمہ دے سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن سارے لوگوں کا قرآن لئے رہنا خلاف سنت ہے۔ مجموع فتاوىٰ الشيخ ابن باز (11/ 341)

سوال/۴۱: رمضان المبارک میں تراویح کے دوران امام کی اقتداء کے ارادے سے مقتدیوں کا ہاتھ میں قرآن لئے رہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل وجوہات کی بناپر اس مقصد کے لیے قرآن کو اٹھانا سنت کے خلاف ہے:

۱: قیام کی حالت میں آدمی داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پہ نہیں رکھ سکتا ہے۔

۲: ایسا آدمی غیر ضروری حرکت کا مرتکب ہوتا ہے۔

۳: ایسا آدمی اپنی غیر ضروری حرکت سے نمازیوں کو مشغول کردیتا ہے۔

۴: ایسا آدمی نماز میں سجدہ کی جگہ نظر نہیں رکھ پاتا ہے۔

۵: ایسا عمل کرنے والا بسا اوقات نماز میں عدم استحضار کی وجہ سے بھول جاتا ہے کہ وہ نماز میں ہے بھی یا نہیں۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 232)

سوال/۴۲: نماز میں قرآن سے امام کی اقتداء کا کیا حکم ہے؟

جواب: الف: اگر ضرورت ہے، جیسے کہ امام کا حافظہ کمزور ہے، اور امام کسی ایک مقتدی سے کہتا ہے: قرآن لئے رہو جب میں بھولوں تو مجھے لقمہ دینا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ ضروری ہے۔

ب: لیکن اگر ایسا نا ہو تو میرے خیال سے مقتدی کو قرآن لے کر امام کی اقتداء نہیں کرنی چاہئے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 233)

نماز تراویح میں قرآن ختم کرنا

سوال/۴۳: کیا امام کے لیے نماز تراویح میں قرآن ختم کرنا افضل ہے؟

جواب: ۱: اس معاملے میں وسعت ہے میرے علم میں ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے پتہ چلے کہ تراویح میں قرآن ختم کرنا افضل ہے، ہاں بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ: امام کے لئے مستحب ہے کہ قرآن ختم کرے تاکہ لوگ پورا قرآن سن سکیں لیکن اس بات کی کوئی دلیل نہیں۔

۲: اہم بات یہ ہے کہ امام اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر خشوع اور خضوع کے ساتھ قرآن پڑھے لوگوں کو مستفید کرے گرچہ قرآن ختم نا ہو بلکہ آدھا یا دو تہائی پڑھے کوئی حرج نہیں بہر حال تراویح میں قرآن ختم کرنا ضروری نہیں بس لوگ استفادہ کریں اطمینان و سکون حاصل کریں یہی کافی ہے قرآن ختم ہو جائے الحمدللہ نا ختم ہو تو بھی کوئی بات نہیں۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 330)

سوال/۴۴: جبریل علیہ السلام رمضان میں نبی کریم ﷺ کو قرآن کا دور کراتے تھے تو کیا اس کا یہ مطلب لیا جاسکتا ہے کہ رمضان میں قرآن ختم کرنا افضل ہے؟

جواب: الف: جبریل علیہ السلام کے دور کرانے سے یہ مطلب لیا جاسکتا ہے کہ ایک مومن کو چاہئے کہ قرآن کا دور اس شخص سے کرے جو اسے فائدہ پہنچا سکے کیونکہ نبی کریم ﷺ جبریل علیہ السلام سے استفادہ کے لئے دور کرتے تھے۔

ب: اور اس کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رمضان میں امام کا مکمل قرآن پڑھ کر سنانا ایک قسم کا دور ہے کیونکہ اس میں پورے قرآن سے لوگوں کو استفادہ کا موقع ملتا ہے، اسی لئے امام احمد رحمہ اللہ پسند کرتے تھے کہ تراویح کے امام قرآن کو ختم کریں، یہ اسلاف کا عمل ہے کہ وہ پورا قرآن سننا پسند کرتے تھے، لیکن قرآن ختم کرنا واجب نہیں ہے، قرآن اطمینان اور سکون سے پڑھنا قرآن ختم کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 331-333)

سوال/۴۵: اکثر امام تراویح اور تہجد میں قرآن ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کو مکمل قرآن سنا سکیں کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

جواب: یہ اچھا اقدام ہے کہ امام روزآنہ ایک ایک پارہ یا اس سے کم پڑھے لیکن آخری عشرہ میں مقدار بڑھادے تاکہ آسانی سے قرآن مکمل ہو جائے، اور اسی طرح ختم قرآن کی دعا کا اہتمام بھی اکثر سلف صالحین کیا کرتے تھے اور یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ثابت بھی ہے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/333-334)

سوال/۴۶: بعض مساجد کے ائمہ ہر رات اور ہر رکعت لئے قرآن کا کچھ حصہ متعین کر لیتے ہیں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: میں اس بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتا کیونکہ یہ معاملہ امام کی صوابدید پر منحصر ہے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 335)

ختم قرآن میں شرکت کی نیت سے مکہ اور مدینہ کا سفر کرنا

سوال/۴۷: ختم قرآن میں شرکت کی نیت سے مکہ اور مدینہ کے سفر کا کیا حکم ہے؟

جواب: مکہ اور مدینہ کا سفر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور قربت کا ذریعہ ہے اور اس پہ اُمت کا اجماع ہے، خواہ سفر عمرہ کے لئے ہو، یا حرمین میں نماز ادا کرنے کے لئے ہو اس میں کوئی حرج نہیں، چونکہ ختم قرآن میں حاضری حرمین میں نماز کے ضمن میں آتا ہے اور ساتھ میں عمرہ بھی ہو سکتا ہے تو یہ سب خیر ہی خیر ہے۔

مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 361)

ختم قرآن کے لئے مساجد کی تلاش

سوال/۴۸: مساجد میں ختم قرآن کی تلاش کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنے کے لئے کچھ اسباب ہو سکتے ہیں چنانچہ اگر قبولیت دعا کی امید ہو، کیونکہ اللہ تعالی کسی کی دعائیں قبول کرتا ہے کسی کی نہیں کرتا ہے، لہذا کوئی شخص اگر خیر کے مقصد سے کسی مسجد کا رخ کرتا ہے کہ ممکن ہے جن کی دعائیں اللہ قبول کرتا ہے ان میں وہ بھی شامل ہو جائے تو چونکہ قصد وارادہ نیک ہے

اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں ممکن اللہ تعالی باقی لوگوں کے ساتھ اس کی دعا بھی قبول کرے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 360)

ختم قرآن کی دعا

سوال/۴۹: ختم قرآن کی دعا کا کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح کی نماز میں قرآن ختم کرنا اور ختم قرآن کی دعا پڑھنا اسلاف کا بلا اختلاف معمول رہا ہے، ایسے موقعے پر دعا کی جا سکتی ہے لیکن بہت لمبی نہیں، امام کو چاہئے کہ مفید اور جامع دعاؤں کا انتخاب کرے تو اس میں اِن شاءاللہ کوئی حرج نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کیونکہ تلاوت قرآن کے بعد دعاؤں کی قبولیت کا امکان ہوتا ہے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 354-355)

تراویح میں ختم قرآن کے بعد دعا کرنا مستحب ہے اور اسلاف کے عمل کی وجہ سے اس میں شامل ہونا بھی مستحب ہے، ختم قرآن میں شرکت کرنے کے لئے مسجدوں میں جانا جائز ہے۔ اللجنة الدائمة (89/6)

سوال/۵۰: ختم قرآن کی دعا کب پڑھنی چاہئے رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟

جواب: اللہ کے نبی ﷺ سے رکوع کے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں موقعوں پر قنوت ثابت ہے، لیکن اکثر آپ ﷺ رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھتے تھے، اور ختم قرآن کی دعاء قنوت وتر جیسی ہے کیونکہ اس کا سبب قرآن ختم کرنا ہے، آخری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت مشروع ہوتی ہے جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کیا ہے یہاں دعا کی وجہ ختم قرآن ہے کیونکہ ختم قرآن اللہ کی ایک نعمت ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو نوازتا ہے۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/357- 358)

سوال/۵۱: کیا ختم قرآن کی کوئی خاص دعا ہے؟

جواب: ختم قرآن کی کسی خاص دعا کے متعلق کوئی دلیل نہیں ہے لہذا آدمی کے لئے جائز ہے جو چاہے دعا مانگے اور بہترین دعاؤں کا انتخاب کرے۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (358/11)

سوال/۵۲: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب دعاء ختم قرآن کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی طرف دعاء ختم قرآن کی نسبت درست نہیں ہے مگر یہ ہمارے علماء ومشائخ میں مشہور ہے لیکن مجھے ایسی کسی کتاب کا علم نہیں جس میں اس کا ذکر ہو۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (359/11)

تراویح اور قیام کے دوران بلند آواز سے رونا

سوال/۵۳: تراویح اور قیام کے دوران اونچی آواز میں رونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:۱: مجھ سے رابطہ کرنے والے بہتیرے لوگوں کو میں نے اس سے منع کیا ہے، یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ عمل لوگوں کی پریشانی کا باعث نیز امام اور نمازیوں کے لئے تشویش کا سبب ہے۔

۲: مومن کے لیے مناسب ہے کہ لوگوں کو اپنے رونے کی آواز نا سنائے، ریاکاری سے بچے کیونکہ شیطان آدمی کو ریاکاری کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے لہٰذا اسے اپنی آواز سے کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیئے اور نہ ہی انہیں پریشان کرنا چاہیئے، جب کہ بعض لوگ یہ کام اپنی مرضی سے نہیں کرتے، بلکہ غیر ارادی طور پر ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے یہ معاف ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 342-343)

نماز میں بتکلف رونے کا حکم

سوال/۵۴: نماز میں بتکلف رونے کا کیا حکم ہے اور اس سلسلہ میں وارد حدیث کی کیا صحت ہے؟

جواب: ا: بعض احادیث میں وارد ہے کہ "رونا نہیں آتا تو بتکلف رویا کرو" لیکن مجھے اس کی صحت کا علم نہیں اسے امام احمد نے روایت کیا ہے لیکن اب مجھے مذکورہ اضافہ کی صحت یاد نہیں آتی سوائے اس کے کہ یہ اہل علم کی زبانوں پر مشہور ہے لیکن اس میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

۲: اور بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بتکلف نہیں رونا چاہیئے لیکن اگر بلاارادہ رونا آجائے تو کوشش کرے کہ لوگوں کی پریشانی کا سبب نا بنے بلکہ ہلکا روئے اور حسب استطاعت کنڑول کرنے کی کوشش کرے۔

مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/347- 348)

رمضان آخری عشرہ میں قیام کا حکم

سوال/۵۵: کیا قیام اللیل اور تراویح میں فرق ہے؟

جواب: رمضان میں سب نمازیں قیام ہی کہلاتی ہیں۔مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 339)

سوال/ ۵۶: کیا آخری عشرہ میں قیام، رکوع اور سجدوں کو لمبا کرنے کی کوئی دلیل ہے؟

جواب: آخری عشرہ میں نماز کو طول دینا مستحب ہے، کیونکہ نماز، تلاوت اور مناجات کے ساتھ آخری عشرہ کی راتوں کو زندہ رکھنا مشروع ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کو لمبی کیا کرتے تھے، کیونکہ آپ ﷺ نے بعض راتوں میں البقرہ النساء اور آل عمران ایک ہی رکعت میں تلاوت کی تھی، مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ کی نمازیں لمبی کرتے اور انہیں زندہ رکھتے تھے۔اس لیے لوگوں کے لئے مشروع ہے کہ وہ آخری عشرہ کو پہلے دونوں عشروں کے برعکس زندہ کریں اور اسے طول دیں۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (11/ 339)

سوال/ ۵۷: اگر تیسویں رمضان کی رات کو چاند نظر آجائے تو کیا تراویح اور قیام کی نماز پڑھنی چاہیے؟

جواب: اگر رمضان المبارک کی تیسویں رات کو چاند نظر آجائے تو نماز تراویح اور قیام نہیں ہوگا، کیونکہ نماز تراویح اور قیام صرف رمضان میں ہے، لہٰذا اگر یہ ثابت ہو کہ مہینہ ختم ہو گیا تو انہیں ادا نہیں کیا جائے گا۔ مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/ 243)

سوال/ ۵۸: نماز وتر تک امام کے ساتھ قیام اللیل کرنا افضل ہے یا میں صرف قیام اللیل امام کے ساتھ کروں پھر سونے سے پہلے وتر پڑھوں؟

جواب: تراویح اور وتر کی نماز امام کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے۔ مجموعة 2/ (92/6)

المراجع:

مجموع فتاوى العلامة ابن باز

مجموع فتاوى اللجنة الدائمة

مجموع فتاوى العلامة ابن عثيمين

اصل مضمون یہاں ہے:

http://www.saaid.net/mktarat/ramadan/735.htm